

امیر المجاہدین کے آثار علمیہ

محمد آصف اقبال
مدنی عطاری

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

دار التحقیقات
DARUT TAHQIQAT INTERNATIONAL


لبیک یارسول اللہ
امیر المجاہدین
کے آثار علمیہ
محمد
آصف اقبال
مدنی عطاری
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL
DARUT TAHQIQAT INTERNATIONAL

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں. پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ

اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیا ورچوئل پبلیکیشن

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

دار التحقیقات انٹرنیشنل تعارف و اہداف

دار التحقیقات انٹرنیشنل علاقائی لسانی اور عصبی خیالات سے مبرا خالصۃ مذہبی اور اسلامی ٹیم ہے ، جس کا مقصود بطورِ خاص تحریر اور تصنیف کے ذریعے تبلیغِ دین کرنا ہے ، تحریر و تصنیف کی اہمیت و ضرورت سے کسے انکار ؟ کہ علم جو کہ مردہ قوموں کو زندگی دیتا اور بے مروت لوگوں کو جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے ، اس علم کو محفوظ کرنے کا بہترین ذریعہ تحریر و تصنیف ہے لیکن... افسوس تحریر و تصنیف کا سلسلہ بھی قدرے ماند پڑتا جا رہا ہے ، ولہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ نسلِ نو کو تحریری ذہن دیا جائے،الحمد للہ عزوجل

دار التحقیقات کا ایک بنیادی مقصد :

مختلف ممالک کے علمائے کرام اور محررین حضرات کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا جس کے ذریعے اچھے پیمانہ پر اسلام کی خوب صورت تعلیمات لوگوں تک پہنچ سکیں

دارالتحقیقات انٹرنیشنل کے اہداف :

دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور اسلام سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بالعموم دینی کتب کا آسان اور جدید انداز میں ترجمہ،وتشریح کرنا،سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر دروس و خطابات کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں تک تعلیماتِ اسلام پہنچانا،دنیا بھر میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی روک تھام کے لئے لائحہ عمل کی تیاری اور اس کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنا،

علماء و طلبا سے گزارش :

علمائے کرام و طلبائے عظام سے التماس ہے کہ ہمارے دست و بازو بنیں، اپنی تحریری صلاحیتوں کے ذریعے دینِ متین کی خدمت کریں،

اخوکم عبد المصطفیٰ سعدی الازہری

(جامعۃ الازہر مصر)

ركن دار التحقيقات انٹرنیشنل

ایسا علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اُس کاعمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین عمل جاری رہتے ہیں : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو یا نیک اولاد جو اُس کے لیے دعا کرتی ہو۔(صحیح مسلم، حدیث:3084)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ” علم نافع“ کے تحت فرماتے ہیں:

اور یوں ہی وہ علم جو آدمی اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے جیسے کسی کوعلم سیکھانا اور کتاب لکھنا (شرح النووی علی صحیح مسلم، 11/85)

علامہ عبدالروف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تصنیف وتالیف زیادہ اہمیت رکھتی ہے کیونکہ وہ طویل عرصے تک باقی رہتی ہے۔

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر،1/128)

اور فیض القدیر میں فرمایا: مسلم شریف کے بعض شارحین نے یہاں یہ شرط رکھی ہے کہ کتاب تصنیف کرنا علم نافع میں تبھی شامل ہوگی جب وہ ایسے اضافی فوائد پر مشتمل ہو جو سابقہ کتب میں نہ ہوں اور اگر وہ صرف کاپی پیسٹ پر مشتمل ہو تو یہ کاغذ کو سیاہ کرنے کے مترادف ہے اور

علم نافع کی فضیلت میں داخل نہیں اور یہی معاملہ تدریس کا ہے کہ اگر پڑھانے والے کی طرف سے درس میں ایسے زائد نکات نہ ہوں جوپہلے کسی نے بیان نہ کیے ہوں تو یہ بھی اس فضیلت میں داخل نہیں.کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں: امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

جب تک نفع بخش علم پر مشتمل تحریر باقی رہتی ہے لکھنے والے کو اس کا اجر ملتاہے نیز اُسے وہ تحریرپڑھنے والوں،لکھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کا اجربھی ملتا رہے گا اور گناہوں بھری تحریر جب تک باقی رہتی ہے اُس کے لکھنے والے کو اُس کا گناہ ملتا ہے نیز اُس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی لکھنے والے کو ملتا رہے گا.

(فیض القدیرشرح الجامع الصغیر،1/561)

حدیث شریف اور اِس کی شرح سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی نفع بخش علم چھوڑ کر فوت ہوگا وہ اُس علم کے باقی رہنے تک اُس کا اجرو ثواب پاتا رہےگا مگر یاد رہے کہ حقیقی طور پر نفع بخش علم صرف اُسی عالم کا ہوتا ہے جو صحیح العقیدہ ہو،عاشق رسول ہو اور یہ عقیدہ رکھے کہ کائنات میں جس کو بھی جو نعمت ملی ،یامل رہی ہے یا ملے گی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے ہی تقسیم ہوئی ،ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی.

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي	اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطافرمادیتا ہے (یعنی عالم بنادیتا ہے) اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری،حدیث:71)

یہاں عالم بنانے کے ساتھ اپنے تقسیم فرمانے کا ذکرمطلق رکھا کسی چیز کے ساتھ مقید نہیں کیا اور خاص علم کے ساتھ اِسے بیان کرنے میں اشارہ ہے کہ علم نافع کی دولت بھی بارگاہِ رسالت سے عطا ہوتی ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نصوص متواترہ اولیائے کرام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہوچکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی ، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللّٰہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سرالوجود، واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یہ خود فرماتے ہیں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ : انا ابوالقاسم وَاللَّهُ یعطی وانا اقسم. ترجمہ : میں ابوالقاسم ہوں االلّٰہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(مستدرک ،2/604. فتاوی رضویہ، 15/655)

لہذا جس علم والے کا عشق رسول اس عقیدہ پر مشتمل ہو کہ
” لا وَربّ العرش جس کو جو ملا اِن سے ملا،
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

(حدائق بخشش،ص152)

تو اسی کاعلم نفع بخش ہوگا ،اسی کو فضل والا علم کہتے ہیں۔

امیرالمجاہدین علامہ خادم حسین رضوی

مذکورہ ساری گفتگو کے تناظر میں قبلہ امیرالمجاہدین علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کو دیکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ علم نافع کے امین تھے ،کیوں نہ ہوں کہ آپ نہ صرف

خود عشق رسول کی بے مثال دولت سے مالا مال تھے بلکہ آپ نے امت مصطفیﷺ کو عشق رسول کے جام بھربھر کے پلائے۔اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ آپ بلاشبہ ”مجدد عشق رسول“ کہلانے کے مستحق ہیں. عشق رسول کی چاشنی میں ڈوبا ہوا آپ کا علم نفع بخش علم کی دونوں صورتوں میں موجود ہے

(1)آپ نے طویل عرصہ (تقریبا 25سال) درس نظامی پڑھا کر امت کو جید علمائے دین فراہم کیے اور

(2)اہم کتابیں لکھ کر امت پر احسان فرمایا.

اس کے علاوہ آپ کی حیات مبارکہ کے آخری پانچ سال توملک بھر میں بے مثال خطیب کی حیثیت سے گزرے ، آپ نے اہل ایمان کے دلوں میں شمع عشق مصطفی ﷺ کو خوب روشن کیا ،ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنی باقی حیات کو وقف کردیا، قادیانیت، لادینیت ،لبرل ازم ، سیکولرازم پر ایسی کاری ضربیں لگائیں جس کی چیخیں یورپ وامریکہ تک میں سنائی دی گئیں، آپ کے منفرد ومؤثرانداز تقریر سے بچے بچے کی زبان پر ناموس رسالت پر مبنی آیات،احادیث اور اشعار جاری ہوگئے اور لبیک یارسول اللہ ﷺ کی صداؤں سے دنیائے اسلام گونج اٹھی، الغرض یوں بھی آپ نے نفع بخش علم کی بھرپور اشاعت فرمائی.سردست ہم آپ کی تصانیف کا ذکر کریں گے۔

آپ کی تصانیف

تصنیفی میدان میں اگرچہ تعداد کے لحاظ سے آپ کی مشہور کتابیں تین ہیں مگر یہ اپنی اہمیت وافادیت کے پیش نظر سینکڑوں کتب پر بھاری ہیں :

(1) فقیہ اسلام امام احمد رضا خان بریلوی بحیثیت مرجع العلماء

(2)تیسیرابواب الصرف

(3) تعلیلات خادمیہ۔

اول الذکر آپ کا دورہ حدیث شریف کا تحقیقی مقالہ ہے جو ابتداً کم صفحات پر مشتمل تھا مگر بعد میں مزید اضافہ جات سے اُس کے صفحات کی تعداد 500 سے بھی بڑھ گئی،تینوں کتب کے صفحات کی تعداد1857 سے زیادہ ہے۔ذیل میں ہر کتاب پر کچھ تبصرہ وتجزیہ ملاحظہ فرمائیے۔

1.فقیہ اسلام امام احمد رضا خان بریلوی بحیثیت مرجع العلماء:

امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس تحقیقی مقالے سے یہ ثابت فرمایا کہ اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اسلام کے ایسے عظیم عالم اور مفتی اعظم تھے کہ آپ سے رجوع کرکے اپنی دینی الجھنوں کا حل صرف عام لوگ ہی نہیں پاتے تھے بلکہ اس دور کے محدثین کرام،جید علمائے دین،مفتیان شرع متین ، دانشوران قوم،سائنسدان اور دیگر اصحاب علوم وفنون بھی اپنے دینی و دنیاوی مسائل اور پریشانیوں کے حل کی خاطر آپ سے رجوع کرتے،عصری ودینی علوم کے متعلق آپ کی خدمت میں اپنے سوالات پیش کرتے اور تشفی وتسلی بخش جوابات پاتے۔

امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس مقالے میں جو شماریاتی جائزہ پیش کیا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

آپ کا یہ تحقیقی جائزہ فتاوی رضویہ جدید،جلد اول کے صفحہ26 تا صفحہ55 پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ مقالہ قدیم فتاوی رضویہ کی گیارہ جلدوں سے مرتب کیا گیا ہے، اُس وقت تک بارہویں جلد شائع نہیں ہوئی تھی کیونکہ آپ نے یہ مقالہ سن 1988ء کو اپنے دورہ حدیث شریف میں لکھا جبکہ فتاوی رضویہ قدیم کی بارہوئیں جلد ”سنی دارالاشاعت“ فیصل آباد اور ”شبیربرادرز“ لاہور کے اشتراک سے سن 1996 ءکو زیور طبع سے آراستہ ہوئی . گیارہ جلدوں میں کل سوالات کی تعداد 4494 ہے جن میں سے 1061 سوالات علماء ودانشوران نے کئے ہیں .آپ نے حروف تہجی کے اعتبار سے 541 علماء ودانشوروں کے ناموں کی فہرست بھی دی ہےاور ساتھ یہ صراحت وتعیین بھی کی ہے کہ ان کا سوال فتاوی رضویہ کی کس جلدکے کون سے صفحہ نمبر

موجود ہے۔یاد رہے کہ 30 جلدوں پر مشتمل جدید فتاوی رضویہ مِیں سوالات کی تعداد6847 ہے کیونکہ بارہویں جلد اور دیگر رسائل شامل کرنے سے مزید سوالات کا اضافہ ہوگیا .بعد میں قبلہ امیرالمجاہدین علیہ الرحمہ نے اس مقالے میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا اور اس کے صفحات کی تعداد 30 سے بڑھ کر500 سے زائد ہوگئی مگر ہنوز یہ عظیم الشان علمی کام پردہ خفا میں ہے،قریبی احباب ومتعلقین کو اس کی اشاعت کی جانب توجہ کرنی چاہیے۔

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی صاحب لکھتے ہیں:"اعلی حضرت قدس سرہ بحیثیت مرجع العلماء".یہ دورہ حدیث شریف کے امتحان میں آپ کا تحقیقی مقاملہ ہے جواپنی جامعیت وافادیت کے باعث فتاوی رضویہ جدید کی پہلی جلد کے شروع میں شامل ہے۔پھر آپ نے اسی مقالہ کو مزید اضافہ جات کے ساتھ مرتب کیا جس کی ضخامت 500صفحات سے بڑھ گئی ہے،مگر ابھی تک یہ اضافات والا ایڈیشن زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکا۔(مقدمہ تعلیلات خادمیہ،ص11)

اپنے اس منفرد تحقیقی مقالے کے اخیر میں امیرالمجاہدین علیہ الرحمہ نے علمائے کرام اور طلبہ عظام کو یہ پیغام دیا ہے کہ " یہ دور چونکہ (رسمی)وعظ اور مناظرے کا نہیں بلکہ تصنیف وتالیف اور تحریر کا ہے، اس لیے اب اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پیش کردہ سلام اور نعت خوانی پر ہی اکتفاء نہیں کرنا چاہیے بلکہ عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر آپ کی علمی، دینی اور ملی خدمات سے عوام کو متعارف کروانا چاہیے۔میں نے اس مقالہ میں صرف ان علماءودانشور حضرات کے اسماء پیش کیے ہیں جنہوں نے آپ سے مختلف مسائل میں رجوع کیا، تاہم اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے مثلا رجوع کرنے والے علماء و دانشور حضرات کی خدمات اور استفتاءکی نوعیت وغیرہ۔اللہ رب العزت نے اگر توفیق بخشی تو اس کے بعد مزید کام کروں گااور دعا بھی ہے کہ اللہ جل شانہ ہم کو امام اہلسنت مولانا

الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کا کما حقہ تعارف اور آپ کی ملت اسلامیہ کے لیے عظیم خدمات سے دنیائے عالم کو روشناس کرانے کی قوت اور ہمت عطا فرمائے۔امین "

(ماہنامہ جہان رضا لاہور،شمارہ جنوری 2021،صفحہ24)

2.تیسیرابواب الصرف:

"علم صَرف" کے متعلق لکھی گئی امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب680 صفحات پر مشتمل ہے،اپنے موضوع پر بڑی مفید واہم کتاب ہے اور اس کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ عربی علوم میں " علم صَرف" کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ،قرآن وسنت کو سمجھنے، فقہ اسلامی سے کما حقہ واقفیت اور علوم اسلامیہ میں مہارت وثقاہت کے لیے اس علم میں مضبوطی ناگزیر ہے۔مفتی محمد علیم الدین نقشبندی علم صرف کی تاریخ اور اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوتے رقم طراز ہیں:

چوتھی صدی کے اخیر تک علم صرف کو علم تصریف کہا جاتا تھا اور بعد میں یہ علم صرف کے نام سے مشہور ہوگیا۔ ابتدا میں اس علم کی جداگانہ حیثیت نہ تھی بلکہ یہ نحو میں شامل تھا.اس کے قواعد وضوابط نحو کی کتابوں میں نحو کے ساتھ ہی پڑھائے جاتے تھے مگر جب علوم میں وسعت پیدا ہوئی اور ان کے قواعدوضوابط میں تہذیب ، تدقیق، تفصیل اور تشریح کا زمانہ آیا تو اُسے ایک مستقل علم کی حیثیت دی گئی. اسے مستقل علم کی شکل دینے والے علامہ ابوعثمان مازنی ہیں۔ صرف علوم آلیہ یعنی ایسے علوم جو قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ کو سمجھنے میں معاون اور مددگار ہوتے ہیں اس کی ضرورت واہمیت کے بارے میں زبانِ زد عام وخاص عربی کا یہ مقولہ ہی کافی ہے:الصرف ام العلوم والنحو ابوھا.

امام زرکشتی نے البرہان میں فرمایا: عربی زبان کو سمجھنے کے لیے علم الصرف کی اہمیت علم النحو سے بڑھ کر ہے کیونکہ علم صرف میں کلمہ کی ذات میں غوروفکر ہوتا ہے اور نحو میں اس کے عوارض اور طاری ہونے والے

احوال پر غور کیا جاتا ہے۔یہ اُن علوم میں داخل ہے جن کی ایک مفسر قرآن کو ضرورت ہوتی ہے۔

(البرھان فی علوم القرآن، 1/208)

علامہ ابن فارس نے کہا:جو آدمی اس علم کے حصول میں ناکام رہا وہ علوم کے ایک بڑے حصہ کے حصول میں ناکام رہا.جیسا کہ لفظ ”وجد“ کے معانی میں ابہام ہے جب اسے مختلف اوزان پر ڈھالا جائے گا تو ان کے معانی کی وضاحت ہوجائے گی.”وُجْدا“ مال کے ملنے کے لیے۔ ”وجدانا“ گم شدہ چیز کے پانے کے لیے۔”موجدۃ“ غضب ناک ہونے کے لیے اور ”وجدا“ غمگین ہونے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا (الجن:15) ترجمہ: ظلم کرنے والے جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ اور اسی قسط کے مادہ میں تغیر کے ساتھ ایک اور صیغہ آیا تو معنی بدل گیا. چنانچہ قرآن مجید میں ہے: وَ اَقْسِطُوْاؕاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (الحجرات:9) ترجمہ:انصاف کرو اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ”علم صرف “ کا الفاظ کے معانی پر اثر ملاحظہ ہو کہ کس طرح ایک مادہ سے مختلف الفاظ کا معنی ظلم سے عدل میں تبدیل ہوگیا۔

(البرھان فی علوم القرآن،1/208)

مذکورہ گفتگو سے ”علم صرف“کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے اور حضرت امیرالمجاہدین علیہ الرحمہ تو اس علم میں امامت کا درجہ رکھتے تھے اور آپ کو بجا طور پر ”امام الصرف “ کہا جاتا تھا جس کا ثبوت آپ کا جامعہ نظامیہ لاہور میں درس نظامی کی ابتدائی کلاسوں کو 12 سال تک مسلسل ” علم صرف“ پڑھانا اور اس علم میں امت کو دو عظیم الشان کتابوں کا تحفہ دینا ہے۔”تیسیرابواب الصرف“اس فن میں آپ کی پہلی تصنیف ہے۔

شرف ملت علامہ عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:علم صرف میں کلمہ کی ساخت سے

بحث کی جاتی ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک مادہ کس طرح مختلف صورتیں اختیار کرکے مختلف معانی پر دلالت کرتا ہے۔اس میں مختلف ابواب کی مختلف گردانیں ہوتی ہیں جن کا یاد کرنا طالب علم کے لیے ضروری ہوتا ہے۔اس سلسلے میں طلبہ کی آسانی کے لیے ابواب الصرف کے نام سے متعدد علماء نے کتابیں لکھیں ہیں۔لیکن ان کتابوں میں اکثروبیشتر گردانیں نامکمل لکھ کر آگے ”الی آخرہ“ لکھ دیا جاتا ہے جس سے طالب علم الجھن کا شکار ہوجاتا ہے کہ وہ بقیہ گردان کہاں سے یاد کرے۔ اس الجھن کو دور کرنے کے لیے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے فاضل اور کہنہ مشق مدرس مولانا خادم حسین نقشبندی سلمہ اللہ تعالیٰ نے پیش نظر ”تیسر ابواب الصرف “ترتیب دی ہے جس میں اکثروبیش تر ضروری ابواب کی مکمل گردانیں درج کی ہیں۔کئی ابواب کی صرف صغیر اور کبیر کی مکمل گردانیں لکھیں ہیں۔ اور بعض ابواب کی صرف صغیر کی گردانوں پر اکتفاء کیا ہے اور ہر باب کے بعد اس کے متعلقہ مصادرکو بھی ذکر کیا ہے تاکہ طلباء اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں.امید واثق ہے کہ طلبہ اس کتاب کو دوسری کتابوں کی نسبت زیادہ مفید پائیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز .اللہ تعالی ان کی سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور طلبہ کے لیے ذریعہ منفعت اور سہولت بنائے۔

(تقریظ تیسیرابواب الصرف،ص5)

امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ خود اپنی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:صرف ونحو قرآنی تعلیمات کی روح تک پہنچنے کے دو بنیادی اور اہم ذریعے ہیں .اسی لیے کہا گیا ہے ”الصرف ام العلوم والنحو ابوھا“ مقام صد شکر ہے کہ آج بھی نفسا نفسی کے اس دور میں صرف ونحو کی باریکیوں سے آگاہ کرنے والے اساتذہ اور صرف ونحو پڑھنے والے طلبہ کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ تقریبا تمام دینی مدارس کے طلبہ کو ابتدائی مرحلہ میں صرف ونحو پڑھائی جاتی ہے۔صرف کی اکثر کتابوں میں صرف صغیر کے قواعد بیان کردیے جاتے

ہیں اور گردانیں مکمل طور پر تحریر نہیں کی جاتیں جس سے طلبہ الجھنوں کا شکار رہتے ہیں، اپنی مشکلات کے حل کے لیے طلبہ ابواب الصرف کے نام سے مطبوعہ کتب کا سہارا لیتے ہیں لیکن یہاں بھی ساری گردانیں آسان سمجھ کر" الی آخرہ" کہہ کر ادھوری چھوڑ دی جاتی ہیں اور طلبہ اپنی الجھنوں میں بدستور مبتلا رہتے ہیں۔ راقم الحروف نے جامعہ نظامیہ رضویہ میں بارہ سال تک صرف ونحو کی ابتدائی کلاسیں پڑھائیں. اس عرصہ میں راقم نے طلبہ کی مشکلات کو قریب سے دیکھا اور محسوس کیا،ساتھ ساتھ ابواب الصرف کے موضوع پر دستیاب کتب کا مطالعہ کیا۔گہرے غوروفکر کے بعد اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضور انور ﷺ کی نظرکرم سے اپنے حاصل مطالعہ کو تیسیر ابواب الصرف کے نام سے علم صرف کے طلبہ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں .امید ہے علم صرف کے اساتذہ کرام اس کتاب کوطلبہ وطالبات کے لیے مفید پائیں گے۔

(پیش لفظ تیسیرابواب الصرف،ص7)

3.تعلیلات خادمیہ:

یہ "علم صرف" کے متعلق آپ کی دوسری عظیم الشان کتاب ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دنیائے اسلام میں اس کتاب کی مثل موجود نہیں، یہ اپنی مثال آپ ہے۔ کیونکہ درس نظامی کے "علم صرف "میں "صیغوں کی تعلیلات" وہ حصہ ہے جیسے" علم ریاضی" میں" الجبرا" ہو۔جس طرح" الجبرا" کے قوانین کا سمجھنا دشوار ہے یوں ہی "تعلیلات " کو سمجھنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے مگر اللہ پاک امیرالمجاہدین علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے طلبہ درس نظامی کی یہ مشکل کافی حد تک کم کردی.

”تعلیلات خادمیہ“ پر اپنے مقدمہ میں مفتی محمد علیم الدین صاحب لکھتے ہیں:

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے دیگر مطلوبہ علوم کے ساتھ علم صرف میں مہارت اور ملکہ ہونا بنیادی شرط ہے۔درس نظامی کے مدارس میں علم صرف اگرچہ نصاب کا بنیادی ولازمی جز ہے مگر المیہ یہ ہے کہ یہ علم پڑھانے کے باوجود عام طور پر اساتذہ کرام اپنے طلبہ میں اس علم کی مہارت پیدا کرنے میں ناکام رہتے ہیں جس کے برے اثرات ان کی ساری عمر میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں لیکن مقام شکر ہے کہ بعض جید اساتذہ اس سے مستثنیٰ ہیں جن میں سے ایک بڑا نام جامع معقول ومنقول استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ خادم حسین صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کا ہے۔ آپ کی مہدتربیت سے فیض یافتہ علمائے کرام اپنے ہم عصروں میں علم صرف کے لحاظ سے ممتاز ومنفرد نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم ، اساتذہ کرام کی تربیت اور بزرگوں کی نگاہ عنایات نے ان کی ذات میں یہ خوبی پیدا کردی ہے کہ وہ اپنے زیر تعلیم طلبہ میں علم صرف میں مہارت اور ملکہ پیدا کردیتے ہیں۔وہ برصغیر پاک وہند میں اس علم کے چند چوٹی کے ماہر اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں ،انہیں یہ مقام استاذ العلماء حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم القدر ہستی کی نگرانی میں جامعہ نظامیہ جیسی عظیم درسگاہ میں مسلسل تیرہ برس تک اس فن کی تدریس سے حاصل ہوا۔

علم صرف کے متعلق لکھی گئی یہ کتاب مہموز، مثال، اجوف، ناقص،لفیف،مخلوط ابواب اور مضاعف کے ابواب کے سارے صیغوں ،اصل صورت اور قوانین کے اجراء کے بعد مختلف حالتوں سے گزرنے کے بعد موجودہ صورت سے بحث پر مشتمل ہے۔یوں کہا جاسکتا ہے کہ علم صرف پر اس طرح کی مفصل کتاب نظر سے نہیں گزری اگرچہ ”جامع التعلیلات“ اس نہج کی ایک تالیف فارسی زبان میں موجود ہے لیکن ”ہرگلے را رنگ و بوئے دیگر است

“درحقیت انہوں نے اس کتاب میں اپنے تدریسی منہاج واسلوب کو تحریر کی زبان دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

(مقدمہ تعلیلات خادمیہ)

امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکرواحسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب کریم ﷺ کی غلامی سے سرفراز فرمایا اور عربی زبان کے ساتھ جو کتاب وسنت کی زبان ہے اشتغال کی توفیق عطا فرمائی اور ایسے عظیم اساتذہ اور محسنین کو ہمارے لیے مقدر فرمایا جنہوں نے ہمیں عربی زبان وادب کی تعلیم کے ساتھ دینی واخلاقی تربیت سے بھی نوازا.فالحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا. پیش نظر کتاب” تعلیلات خادمیہ“ قوان‌ین اور مفصل تعلیلات پر مشتمل ہے۔مفصل تعلیلات لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مشاغل بڑھ گئے کہ پڑھنے پڑھانے والوں کے پاس اتنا وقت نہیں بچتا کہ وہ تمام صیغوں کی تفصیلا تعلیلات کریں .اس موضوع پر میری نظر سے کوئی مفصل کتاب نہیں گزری،اگر کسی نے کچھ لکھا ہے تو چند گردانوں پر اکتفا کیا یا متعدد گردانوں کے بعض صیغے لکھ کر باقی صیغوں کو ان پر قیاس کرنے کااشارہ دے دیا.اس کتاب میں بعض صیغوں کو بعض پر قیاس کرنے یا چند صیغے لکھ کر ”الی آخرہ “لکھنے والے اسلوب سے احتراز کیا گیا ہے۔

(حرف آغاز،تعلیلات خادمیہ، ص14)

فتاوی دیداریہ کا دیباچہ یا تقدیم:

حضرت امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کے آثار علمیہ کے متعلق ہم اپنا یہ مضمون مکمل کرچکے تھے کہ 8 جنوری2021 کو مدینہ منورہ میں مقیم ایک اہل محبت جناب محمد عرفان قادری صاحب نے ماہنامہ جہان رضا لاہور کا جنوری 2021 کا شمارہ پی ڈی ایف کی صورت میں ہمیں واٹس ایپ کیا جو حضرت امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کی دوتحریروں پر مشتمل ہے، ایک آپ

کا دورہ حدیث شریف کا مقالہ(اس کا تعارف ابتدا میں ہوچکا) اور دوسرا "فتاوی دیداریہ"پر آپ کا تحریر کردہ "دیباچہ" ہے جو ماہنامے کے صفحہ 49 تا64 پر پھیلا ہوا ہے۔دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی، پھر ہم نے فتاوی دیداریہ کھول کر دیکھا تو وہاں یہ دیباچہ"تقدیم" کے نام سے کتاب کے شروع میں صفحہ 19 تا 33 پر موجود ہے۔ دیباچہ کہیں یا تقدیم الغرض امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحریر بھی علم ومعلومات کے موتیوں سے مالامال ہے۔ اس میں آپ نے درج ذیل عنوانات پر گفتگو فرمائی ہے: دین اسلام کی کاملیت و اکملیت، حضوراکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا،صحابہ کرام علیہم الرضوان کا تمام دینی و دنیاوی مشکلات میں حضور ﷺ کی طرف رجوع کرنا،آپ ﷺ سے سوالات کرنا اور ان کے جوابات پانا، فتوی کی لغوی و اصطلاحی تحقیق، قرآن و سنت کی روشنی میں افتاء کی اہمیت، فتوی دور رسالت میں،فتوی دور صحابہ میں،فتوی بعداز دور صحابہ، فتوی برصغیر پاک وہند میں، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی قائم کردہ شرعی مجلس کے احوال اور دینی خدمات، کتب فتاوی کی تاریخ، صاحب فتاوی دیداریہ کا تعارف، فتاوی دیداریہ کا شماریاتی جائزہ اور اس کی انفرادیت کا بیان اور آخر میں آپ نے فتاوی دیداریہ کے مرتب حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی اور ان کی کتب کا کچھ تعارف پیش کیا ہے۔

بہرحال یہ دیباچہ یا تقدیم بھی حضرت امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کے آثارعلمیہ میں سے ایک شاندار وجاندار علمی اثر ہے۔ اللہ کریم ہمیں استاذ العلماء حضرت علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان علمی آثار سے فائدہ اٹھانے اور انہیں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نصیحت

راقم اپنی تحریر کا اختتام امیرالمجاہدین رحمۃ اللہ علیہ کی اس نصیحت پر کرتا ہے جو آپ نے مدارس میں پڑھنے والے طلبہ کو فرمائی ہے،آپ فرماتے ہیں:

”دینی مدارس کے طلباء اِدھراُدھر مت دیکھیں بلکہ اپنے عزائم بلند رکھتے ہوئے خالص درس نظامی خوب لگن اور محنت سے پڑھیں.“

اب تیرا بھی دور آنے کو ہے اے فقر غیّور
کہ کھا گئی روحِ فرنگی کو ہوائے سیم و زر

نوٹ: یہ مضمون ماہنامہ "مخزن علم" (کراچی) کے خصوصی شمارے "مجدد عشق رسول نمبر" میں شائع ہوچکا ہے۔

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے) ۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟ ۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا ۔ عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ) ۔ عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو! ۔ عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک ۔ عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر ۔ عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ ۔ عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت ۔ عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟ ۔ عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی ۔ عبد مصطفی	اختلاف اختلاف ۔ عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ ۔ عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر) ۔ کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب) ۔ عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق ۔ عبد مصطفی
عورت کا جنازہ ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی ۔ عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ1) ۔ عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا ۔ عبد مصطفی
محرم میں نکاح ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ) ۔ عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟ ۔ عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی ۔ عبد مصطفی	کافر سے سود ۔ عبد مصطفی
میں خان تو انصاری ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی
جرمانہ ۔ عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟ ۔ عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام ۔ عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں) ۔ عرفان برکاتی